www.emarsiya.com

فرمانے لگے اس سے یہ تب سرورِ ذیشان — کم الفتِ فرزند کرو دل سے تم اس آن
خالق سے کرو عرض کہ مقبول دعا ہو
فرزند میرا اُمتِ احمدؐ پہ فدا ہو

مقطع:-

اب آگے زباں کو نہیں یارائے بیاں ہے — طاقت دلِ بیتاب کو کہنے کی کہاں ہے
ہے جوشِ الم نالہ و فریاد و فغاں ہے — اس بزم میں بے ہوش ہر اک پیر و جواں ہے
آباد کی ہے عرض یہ درگاہِ خدا میں
ہو زیست بسر ماتمِ شاہِ شہدا میں

آباد لکھنوی — غیر مطبوعہ

مرثیہ

بند......۳۵

۱
جب صف آرا ہوئے شبیرؐ کے یاور رن میں — کھینچ کر تیغ یہ کہتے تھے دلاور رن میں
آج کھل جائیں گے ہر اک کے جوہر رن میں — بھوک میں کھائیں گے ہم نیزہ و خنجر رن میں
دیکھیں بڑھ بڑھ کے قدم کس کا سوا پڑتا ہے
دیر تک کون ہزاروں سے کھڑا لڑتا ہے

۲
دل میں ارمان اسی جنگ کا مدت سے تھا — آج بر لایا تمنائے دلی اپنی خدا
چل کے شبیرؐ کے قدموں پہ رکھیں سر اپنا — اور بصد عجز کہیں دیجیے لڑنے کی رضا
تاب اب دل کو نہیں شوق وغا ایسا ہے
کچھ تو ہم پر بھی کھلے دیر کا باعث کیا ہے

www.emarsiya.com

٣ گفتگو کر کے یہ باہم رفقا سرورؔ کے — سر جھکائے گئے نزدیک شہِ مضطر کے
گرد پھرنے لگے ہر ایک پسر حیدر کے — عرض یوں شاہ سے کی آنکھوں میں آنسو بھر کے
سینہ مشتاق ہے نیزے کی انی کا آقا
دیجیے حکم ہمیں تیغ زنی کا آقا

٤ سن کے تقریر یہ انصار کی روئے سرورؔ — اور حسرت سے سوئے چرخ لگے کرنے نظر
پھر یہ فرمانے لگے ان سے بحالِ مضطر — مجھ کو معلوم ہے جو اس کی نہیں تم کو خبر
مجھ کو معلوم ہے جو راز تم آگاہ نہیں
کچھ گوارا مجھے جز مرضیٔ اللہ نہیں

٥ اس لیے تم کو رضا دینا نہیں میں رن کی — میرے لشکر میں ہراول کی جگہ ہے خالی
دیر سے منتظر اس کا ہے حسینؔ ابنِ علیؑ — دیر تھوڑی سی ہے اک آن میں آیا وہ جری
ساتھ اس وقت میں چھوڑے گا وہ کیونکر میرا
لاکھ میں عاشقِ صادق ہے بظاہر میرا

٦ یہ ادھر کہتے تھے ہر ایک سے شاہِ دلگیر — دل نے بے ساختہ کی حر سے ادھر یہ تقریر
خدمتِ شاہ میں چل اب نہیں لازم تاخیر — چھوڑ کر دنیا کو لے دولتِ دیں کی جاگیر
آج وہ روز ہے پیاسوں کی طرف لازم ہے
مدد جانِ شہنشاہِ نجف لازم ہے

٧ آج کیا بھول گیا شاہ کا احسان تجھے — پانی کس پیاس میں لشکر کو پلایا تیرے
حیف ہے آج جو پیاسوں کی طرف تو نہ کرے — شاید اس سمت ہے تو دولتِ دنیا کے لیے
گو کہ پانی کے لیے ششدر و مضطر ہے حسینؑ
کیا نہیں جانتا تو مالکِ کوثر ہے حسینؑ

www.emarsiya.com

۸
آنکھیں تیری نہیں یا عقل نہیں ہے کیا ہے — دوزخ اچھا ہے کہ فردوس بریں اچھا ہے
ایک دن اس منزل فانی سے سفر کرنا ہے — صدقے شبیرؑ پہ ہو رتبہ بڑا ملتا ہے
نیک ناموں میں بھی ہوگا تو سعید اوّل
اور شہیدوں میں بھی ہوگا تو شہید اوّل

۹
بن لڑے کس کو بھلا ملتا ہے رتبہ ایسا — آج اگر سبط پیمبرؐ پہ ہوا جاکے فدا
راضی ہوویں گے محمدؐ و حسنؑ، شیر خدا — دیویں گی دل سے دعا بنت رسولؐ دوسرا
دیر کرتا ہے سوئے شاہ نہیں جاتا ہے
ہاتھ سے وقت گیا ہاتھ نہیں آتا ہے

۱۰
دل کی تقریر سے حر بید کی صورت کانپا — باگ گھوڑے کی اٹھا نہر کی جانب کو چلا
لب دریا پہ جو وہ شیر دلاور پہنچا — یا علی کہہ کے جری گھوڑے سے نیچے اترا
رو کے بولا عجب ظلم کی طغیانی ہے
بند کی ابر سخاوت پہ کیا پانی ہے

۱۱
کہہ کے یہ اس نے وضو نہر کے پانی سے کیا — طرف قبلہ کھڑا عاشق شبیرؑ ہوا
کر چکا شکر الٰہی کا دوگانہ جو ادا — سجدۂ شکر میں اس طرح سے خالق سے کہا
دل میں دے پنجتنؑ پاک کی الفت یارب
شکر کرتا ہوں کہ مجھ کو دے ہدایت یارب

۱۲
ہاتھ رومال سے باندھے ہوا گھوڑے پہ سوار — جانب سبط پیمبرؐ کیا جولاں رہوار
پسر سعد سے منہ پھیر کے بولا دیندار — اے لعیں ابن لعیں ابن لعیں نا ہنجار
کفر سے خالق اکبرؐ نے بچایا مجھ کو
راستہ دین کا صد شکر بتایا مجھ کو

www.emarsiya.com

۱۳
کہہ کے نامرد سے مردانہ یہ حر نے گفتار　طرف لشکرِ شبیرؑ اٹھایا رہوار
ہنس کے اکبرؑ سے کہا سبطِ نبیؐ کے دلدار　میں نہ کہتا تھا وہ آیا میرا عاشق دیں دار
پیشوائی کرو اس شخص کی جاؤ بیٹا
جلد عاشق کو میرے مجھ سے ملاؤ بیٹا

۱۴
سن کے ارشاد یہ شبیرؑ کا ہم شکلِ نبیؐ　چھیڑ کر گھوڑا چلا جانِ حسینؑ ابنِ علی
پاس پہنچا تو عجب طرح کی حالت دیکھی　دیکھا رومال سے ہاتھوں کو وہ باندھے جری
اشک آنکھوں سے رواں ہیں سوئے شہ تکتا ہے
چپ ہے تصویر کے مانند اسے سکتا ہے

۱۵
علی اکبرؑ نے سبب رونے کا پوچھا تو کہا　مجھ سے تقصیر بڑی ایک ہوئی ہے آقا
راہ میں لختِ دلِ فاطمہؑ کو روکا تھا　اس ندامت کے سبب سے ہے یہ عالم میرا
آج دوزخ سے کسی طور بچاؤ مجھ کو
چل کے شبیرؑ کے قدموں پہ گراؤ مجھ کو

۱۶
کہہ کے اکبرؑ سے یہ حر گھوڑے کے نیچے اترا　سر جھکائے طرف سیدِ ابرار چلا
رن میں کرسی پہ شہ عرش نشیں بیٹھا تھا　پاس شبیرؑ کے ہم شکلِ نبیؐ لے آیا
شاہ کے قدموں پہ اکبرؑ نے گرایا حر کو
چھاتی سے سبطِ پیمبرؐ نے لگایا حر کو

۱۷
حر نے کی عرض کہ بخشو میری تقصیر شہا　شاہ نے کھول دیا ہاتھوں کو اور حر سے کہا
میں نے بخشی تیری تقصیر تجھے بخشے خدا　غیب سے آئی ندا دیکھ تو رتبہ اپنا
ہاتھ تیرے پسرِ عقدہ کشا نے کھولے
واسطے تیرے درِ خلد خدا نے کھولے

www.emarsiya.com

۱۸
سن کے از غیب آواز ہوا شاد کمال — گرد پھرنے لگا شبیرؑ کے وہ نیک خصال
عرض کی دیجئے اب جلد مجھے حکمِ قتال — رو کے فرمانے لگا حر سے وہ زہراؑ کا لال
مردہ ہوں مارے ندامت کے میں گو زندہ ہوں
تیری دعوت نہ ہوئی تجھ سے میں شرمندہ ہوں

۱۹
رو دیا شاہ سے یہ حر جری نے سن کر — کہا الطاف پہ میں صدقے فدا شفقت پر
اب نہ شرمندہ زیادہ کرو مجھ کو سرور — حق میں اب میرے یہی ہے مرے آقا بہتر
جلد میداں کی اجازت مجھے دو اے آقا
ذکر دعوت کا نہ زنہار کرو اے آقا

۲۰
بھوکا پیاسا میں زیادہ علی اکبرؑ سے نہیں — تشنہ افزوں میں سکینہؑ علی اصغرؑ سے نہیں
ناتواں یا شہہ دیں عابدِ لاغر سے نہیں — میں سوا قاسمؑ و عباسؑ دلاور سے نہیں
کھانا ممکن بھی جو ہوتا تو نہ کھاتا واللہ
بھوکا پیاسا ہی میں سر اپنا کٹاتا واللہ

۲۱
سن کے شبیرؑ نے فرمایا تیرا کیا کہنا — دے کے رخصت کہا اللہ نگہباں تیرا
کر کے شبیرؑ کو پھر آخری اس نے مجرا — آ کے میدان میں یہ لشکرِ اعدا سے کہا
کلمہ گو کس کے ہو، اور قتل کسے کرتے ہو
آج فردائے قیامت سے نہیں ڈرتے ہو

۲۲
سن کے یہ لشکرِ اعدا نے دیا حر کو جواب — اپنے مذہب میں ہے قتلِ شہِ دیں عین ثواب
کھو دیا دولت و زر ہاتھ سے اے خانہ خراب — کیا میسر ہے انہیں پانی تلک ہے نایاب
ابھی مل جا تو اِدھر آن کے کیا کرتا ہے
دیکھ سمجھاتے ہیں ہم تجھ کو بُرا کرتا ہے

www.emarsiya.com

۲۳
سن کے یہ غصے سے تن بید سا، حُر کا کانپا — کہہ کے لاحول ولا تیغ دو دم کو کھینچا
شام کے ابر میں بجلی کی طرح جا ہی پڑا — جنگ کی ایسی پراگندہ ہوا سارا پرا
تیغ بجلی کی طرح سے جو چمک جاتی تھی
آنکھ دہشت سے لعینوں کی جھپک جاتی تھی

۲۴
حر کی کیا جنگ یاں کیجئے قاصر ہے زباں — کوسوں تک خون سے صحرا ہوا سارا افشاں
چھوڑ کر رعب سے سب بھاگ گئے بے ایماں — نیزہ و خنجر و شمشیر و سپر تیر و کماں
رہ گیا رن میں کھڑا شاہ کا مہماں خالی
لشکرِ شام سے سب ہوگیا میداں خالی

۲۵
کہتے ہیں بھاگ گئے سامنے سے سب اعدا — آ کے اس غازی نے اس نہر میں گھوڑا ڈالا
کان میں گھوڑے کے اس شیر نے جھک کر یہ کہا — پانی تو تھوڑا سا پی لے کہ بہت ہے پیاسا
سن کے راکب سے یہ مرکب نے جھکائی گردن
رو دیا پانی کے جانب سے پھرائی گردن

۲۶
حر نے گھوڑے سے کہا ہم تیرا مطلب سمجھے — صدقے سو جان سے اس تیری وفاداری کے
رکھ لی عزت میری پانی نہ پیا جو تو نے — مرحبا آفریں شاباش تجھے اے گھوڑے
ہوگئی آج فزوں تر میری عزت سب سے
مجھکو راکب سے محبت ہے تجھے مرکب سے

۲۷
نکلا دریا سے تو لشکر نے اسے گھیر لیا — لب دریا پہ بہت عاشق شبیرؔ لڑا
ماریں تلواریں بھی اور چور بھی زخموں سے ہوا — گو کہ زخمی ہوا پر دیر تلک لڑتا رہا
نہر سے پھر اسے میداں میں لے آئے لعیں
ابر کی طرح سے تھے چار طرف چھائے لعیں

www.emarsiya.com

۲۸
ایک شامی نے پسِ پشت پہ نیزہ مارا نہ گیا گھوڑے پہ اس شیر سے ہرگز سنبھلا
یوں گرا گھوڑے سے وہ جیسے ستارہ ٹوٹا گرتے گرتے شہِ ابرار سے چلّا کے کہا
ہوگیا کام میرا جلد اب آؤ آقا
ہم کو پامالیِ اسپاں سے بچاؤ آقا

۲۹
سن کے یہ حر کی صدا روئے جنابِ شبیرؑ رن کی جانب چلے روتے ہوئے شاہِ دلگیر
آمدِ شاہ کی دہشت سے ہٹے سب بے پیر پہنچے شہ حر کے قریں رن میں بحالِ تغیر
گل سا تن حرب جراحت سے سراپا دیکھا
خاک اور خوں میں بھرا چاند سا چہرا دیکھا

۳۰
حر کا سر زانوئے انور پہ رکھا سرور نے بدلے پانی کے شہِ پاک نے آنسو چھڑکے
نیم وا چشم ہوئی ہوش جونہی آیا اُسے خشک لب حر دلاور کے بس ایک بار کھلے
کہا دو ہاتھ میں یا سبطِ پیمبرؐ دامن
اس وسیلے سے نہ محشر میں اٹھوں تر دامن

۳۱
شہ نے فرمایا کہ کچھ غش میں بھی دیکھا تو نے عرض کی اس نے کہ اک شخص ہے اک جام لیے
مجھ سے کہتا ہے کہ بھر لایا ہوں میں کوثر سے صاف ہے شیر سے اور قند سے بھی بہتر ہے
پیاس میں پیاسے پہ قرباں تو ہوا ہے اے حر
پی لے اس جام کو حصہ یہ ترا ہے اے حر

۳۲
شکل ہر حور مجھے آن کے دکھلاتی ہے سرد تن ہوتا ہے جنت کی ہوا آتی ہے
روح مسرور کمال آج ہوئی جاتی ہے سوئے تسنیم طبیعت میری لہراتی ہے
آپ کے صدقے سے توقیر بڑی پائی ہے
فاطمہ لینے کو جنت سے مجھے آئی ہے

www.emarsiya.com

کہہ کے یہ شاہ سے بند آنکھوں کو پھر اس نے کیا ۴۳ راہیِ باغِ جناں شاہ کا مہمان ہوا
شاہ رونے لگے سر پیٹ کے رن میں اپنا رن سے اُس شیرِ دلاور کا اٹھایا لاشا
زخم پہ ہاتھ دھرا پیٹ کے سر روئے حسینؑ
بولے قربان ہوا تجھ پہ فدا ہوئے حسینؑ

خیمے میں آن کے زینبؑ سے کہا سرور نے ۴۴ لو بہن ہو گیا مہمان جدا اب ہم سے
نہ تو ماں اس کی ہے افسوس نہ یہاں خواہر ہے کون مہمان کے لاشے پہ بھلا اب پیٹے
تم کو لازم ہے کرو نالہ و افغاں زینبؑ
حُر کے ماتم میں کرو بال پریشاں زینبؑ

سن کے ارشاد یہ شبیرؑ کا زینبؑ نے کہا ۴۵ جو کہا آپ نے لاؤں گی میں آنکھوں سے بجا
سُن کے سب اہلِ حرم نے سر و سینہ پیٹا بین زینبؑ کے بیاں ہو نہیں سکتے اصلا
جلد آبادؔ کو روضہ پہ بُلا لو آقا
آپ کے غم کے سوا کوئی نہ غم ہو آقا

کتابیات

۱۔ جواہرِ سخن ۲۔ بزمِ سخن ۳۔ خم خانۂ جاوید
۴۔ سراپا سخن ۵۔ سخن شعرا ۶۔ خوش معرکۂ زیبا

آبادؔ کی غزلیں

دمِ فکرِ سخن گر وصفِ دندان جلوہ افگن ہو عجب کیا ہے زمینِ شعر میں ہیرے کی معدن ہو
نئی صورت سے وصفِ روئے تابان جلوہ افگن ہو ورق چمکے یہ روئے شاہدِ مضموں پہ جوبن ہو
نظر میں گر خیالِ روئے جاناں جلوہ افگن ہو ہمارے سامنے ہر وقت گویا چاند روشن ہو